رجسٹرڈ نمبر ۱۳۵۸ ل

قادیان ۱۵۴ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
ماہانہ [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح کی ٹرین سے دھرمسالہ تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ

"اے میری عزیز جماعت! یقیناً سمجھو۔ کہ زمانہ اپنے آخر کو پہونچ گیا ہے۔ اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکا مت دو۔ اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو۔ اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو۔ کہ وہ بڑے کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو۔ تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو۔ تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہونچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کا قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو۔ کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اسی حد تک مؤثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقوےٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

بھرت ضلع لائلپور میں کامیاب مناظرہ و جلسہ

۱۸-۱۹ جولائی کو موضع بھرت چک ۴۳۸ میں ہمارا تبلیغی جلسہ تھا۔ جس میں غیر احمدی دوستوں کو سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ انہوں نے اس غرض کے لئے اپنے علماء کو جمع کیا۔ پہلے دن زیر صدارت مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل جامعہ ایک بجے جلسہ شروع ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر سوا گھنٹہ تقریر کی۔ اور قرآن مجید کے دلائل سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ تقریر کے اختتام پر غیر احمدی صاحبان کو اعتراض کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ انہوں نے برابر کے وقت کا مطالبہ کیا۔ ان کا یہ حق نہ تھا۔ مگر ہم نے اس شرط پر کہ اس کے بعد دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہو۔ یہ بھی منظور کر لیا۔ اس پر ایک شخص مولوی محمد حسین نے تقریر شروع کی۔ مگر بجائے اس کے کہ قاضی صاحب کے بیان کردہ دلائل کو توڑتا۔ یا حیات مسیح کے اثبات میں کوئی دلیل پیش کرتا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا۔ اور پھر وقت ختم ہونے سے پہلے ہی تقریر بند کر کے چلا گیا۔ لوگوں نے اس کی اس کھلی شکست کا اعتراف کیا۔ دوسرے دن محمد شفیع سنکھتروی کو لائے۔ اس سے ۳ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے مولوی محمد شفیع صاحب کے بیان کردہ دلائل کا نصف گھنٹہ کی پہلی تقریر میں مدلل جواب دیا۔ اور اپنی طرف سے کئی ایک مطالبات پیش کئے۔ جن کا وہ اخیر وقت تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ دوسرا مناظرہ ۶ بجے شام صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر شروع ہوا۔ اور قاضی صاحب نے کئی دلائل پیش کئے۔ مولوی محمد شفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی بعض عبارتوں کو توڑ مروڑ کر دلائل پر پردہ ڈالنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا رہا۔ آخر ایک حوالہ پر اڑ گیا۔ کہ حقیقۃ الوحی میں بحوالہ مکتوبات حضرت احمد مجدد الف ثانی لکھا ہے۔ بکثرت مکالمہ و مخاطبہ پانے والے کو نبی کہتے ہیں۔ حالانکہ مکتوبات میں یہ حوالہ موجود نہیں۔ اس کے متعلق بتایا گیا۔ کہ اس عبارت کا مفہوم مکتوبات امام ربانی میں موجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مکتوب ۳۰۱ جلد ا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکتوبات کی جو عبارت نقل کی ہے۔ اس کا مفہوم مکتوبات میں موجود ہے۔

اس کے بعد تیسرا مناظرہ ختم نبوت پر تھا۔ جس میں مناظر مولوی نعمت اللہ صاحب تھے مگر ان دونوں مناظروں کے بعد مولوی محمد شفیع صاحب کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ مناظرہ کرتے۔ پہلے دن کے جلسے میں حاضری چار پانچ سو کے قریب تھی۔ اور غیر احمدیوں نے ہمارا لیکچر بڑے اطمینان سے سنا۔ دوسرے دن مجمع آٹھ سو کے قریب ہو گیا۔ اور لوگ بہت اچھا اثر لیکر گئے۔ کئی ایک نے غیر احمدی علماء کی شکست کا اعتراف کیا۔ (خاکسار خیر الدین)

ایک تجربہ کار کارکن کی ضرورت

صدر انجمن قادیان کے ایک اہم ادارہ میں ایک تجربہ کار صاحب کی ضرورت ہے جو دفتری انتظام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تعلیمی قابلیت خاصی ہو۔ اور انگریزی میں بے تکلف گفتگو اور ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ صحت اچھی ہو۔ عمر چالیس اور پچاس سال کے درمیان ہو۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائر شدہ یا مستقبل قریب میں ریٹائر ہونے والے اصحاب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ (فتح محمد سیال۔ قادیان)

جماعت مبلغین میں داخلہ کے متعلق اعلان

جو مولوی فاضل پاس طلباء مبلغین کلاس درجہ ثالثہ میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں دفتر جامعہ احمدیہ میں یکم اگست تک پہنچا دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ قادیان)

حضرت امیر المومنین کی خدمت میں خطوط بھیجنے والے احباب کیلئے اطلاع

بعض احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت یا تو اپنا پتہ بالکل نہیں تحریر فرماتے۔ یا اگر تحریر فرماتے ہیں۔ تو اپنا نام شکستہ حروف میں لکھتے ہیں۔ بعض گاؤں کا نام لکھنا بھول جاتے ہیں۔ بعض ڈاک خانہ کا نام نظر انداز کر جاتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنا نام و مکمل پتہ خوشخط حروف میں تحریر فرمایا کریں یا ایسا نہ کرنے سے دفتر کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور احباب کو بھی جواب نہ ملنے کی شکایت ہوتی ہے۔ امید ہے دوست آئندہ اس طرف خیال رکھیں گے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ قادیان)

عراق کے متعلق ایک غلط خبر کی تردید

الفضل مورخہ ۲۳ جون ۳۶ء زیر عنوان "عراق میں بغاوت کے اسباب" شائع ہوا ہے۔ کہ باغیوں نے بعض مطالبات پیش کئے جنہیں گورنمنٹ سمجھتی ہے۔ کہ وہ کسی حالت کے ماتحت بھی منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی۔ ان مطالبات میں یہ بات شامل تھی۔ کہ عراق کو ایران یا ترکی کے نقش قدم پر نہ چلنا چاہیئے۔ ترکی ٹوپی پہننے پر پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے۔ پردہ کو از سر نو رائج کرنا چاہیئے۔ اور سات سال کیلئے لوگوں کو ادائیگی ٹیکس سے معاف رکھنا چاہیئے۔" یہ تمام باتیں بے بنیاد ہیں۔ بغاوت ان میں سے کسی وجہ سے نہیں ہوئی اور نہ ہی یہاں کی حکومت نے کوئی ایسی پابندی عائد کی ہے۔ ترکی ٹوپی نہ پہننے کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مشاہیر اسے پہنتے ہی نہیں۔ اور ہم خود دیکھتے ہیں۔ کئی شہری لوگ پہنتے ہیں۔ اور کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔ مسلمان مستورات پردہ کرتی ہیں۔ کوئی ایسی پابندی نہیں کہ وہ پردہ نہ کریں۔ بغاوت کے اسباب جو ہمیں معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہی ہیں کہ قبائل کے رؤسا نے خود غرضی کی وجہ سے قبائل کو بھڑکا کر بغاوت کرا دی۔ (خاکسار سراج الدین سکرٹری جماعت احمدیہ بغداد)

جماعت احمدیہ بغداد کا جلسہ تعزیت

۱۸ جولائی جماعت احمدیہ بغداد کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں (۱) یہ جماعت میاں سر فضل حسین صاحب بالقابہ کی وفات حسرت آیات پر دلی افسوس و غم کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ آپ نے وطن کی عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کی وفات سے مسلمانانِ ہند کو بہت بڑا نقصان پہونچا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے پسماندگان کو صبر دے (۲) اس قرار داد کی نقول سر موصوف کے فرزند اور اخبار الفضل کو روانہ کی جائیں۔

(خاکسار سراج الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ بغداد)

ضرورت

ایک جنگی ایسے فوجی پنشنر کی ضرورت ہے جو انگریزی میں اچھی مہارت رکھتا ہو۔ حساب رکھنا جانتا ہو۔ انگریزی میں چٹھیاں وغیرہ معمولی حساب کے متعلق لکھ سکتا ہو۔ دیانتدار اور قابل اعتبار ہو۔ اگر فوجی پنشنر کے علاوہ بھی کوئی شخص ایسی قابلیت کا ہو۔ تو وہ بھی درخواست کر سکتا ہے۔

درخواستیں نظارت ہذا میں بھیجی جائیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

انقلاباتِ زمانہ

مولوی ظفر علی صاحب عبرت حاصل کریں

مسلمانانِ پنجاب کو سیمابی صفت لیڈروں اور اخبار نویسوں نے جن الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے بعض اوقات اس قدر حیرت ہوتی ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس قوم کا کیا انجام ہوگا۔ جو اپنے ہاتھوں ایک عمارت تعمیر کرتی ہے۔ مگر پھر خود ہی اسے گرا کر کھنڈرات بنا دیتی ہے۔ اور ان کھنڈرات پر کھڑی ہو کر قہقہے لگاتی اور جشن مناتی ہے۔ آج ایک شخص کو اپنا دینی اور دُنیوی راہ نما بناتی۔ اور اس کی تعریف و توصیف کے پل باندھ دیتی ہے لیکن کل اسے ٹھکرا کر پرے پھینک دیتی اور اسے لڑھکتا ہوا دیکھ کر اس پر خوشی مناتی ہے۔ آج ایک انسان کو اپنا آقا اور بزرگ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن کل اس پر لعنتوں اور ملامتوں کی اس قدر بوچھاڑ کی جاتی ہے۔ کہ اس کے لئے سر اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی حالت دیکھ کر کسی کو رنج اور افسوس نہیں ہوتا بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ بہت بڑی قومی خدمت سرانجام دی جا رہی ہے۔

ان عبرتناک بلکہ شرمناک حالات کی ذمہ واری اگر ان پیشہ ور واعظوں اور لیکچراروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اپنا ذریعۂ معاش ہی دوسروں کی پگڑی اُتارنا اور کسی نہ کسی سے جوت پیزار ہو کر عوام کے لئے سامانِ تماشا بہم پہنچانا سمجھتے ہیں۔ تو ان سے بھی زیادہ قابلِ مذمت وُہ اخبار نویس ہیں۔ جو ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ اپنا پہلو بدل لیتے۔ اور اپنی ہر بات کی دوسرے وقت میں تردید کرنے اور اس کے بالکل خلاف لکھنے میں ذرا بھی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج جس شخص کی طرف وُہ ہزار عیب منسوب کر رہے ہیں۔ اور اسے بدترین مجرم قرار دے رہے ہیں۔ اس کی عزت و احترام کا کبھی خیال بھی ان کے دل میں نہیں آیا ہوگا۔ حالانکہ اسے اپنا مخدوم اور اپنا آقا قرار دے چکے ہوتے ہیں۔

آج کل اس قسم کی ایک تازہ مثال لاہور کا ایک نوزائیدہ اخبار "نیرنگ" پیش کر رہا ہے۔ آج اس کا ایک ایک لفظ دیکھ کر جو اس میں مولوی ظفر علی کو ذلیل و رسوا کرنے۔ اور لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ وُہ وقت یاد آجاتا ہے۔ جب اخبار "نیرنگ" کے مدیر اعلےٰ نے مولوی ظفر علی صاحب کے قدموں میں بیٹھ کر اور علیٰحدہ زمیندار کی سلک میں منسلک ہو کر مدیرانِ "انقلاب" کے جواب میں ایک اعلان کیا تھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ میرے لئے مولانا ظفر علی کی صحبت میں رہنا ہی اتنی بڑی نعمت ہے جس کا میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ پھر تم کیونکر خیال کر سکتے ہو۔ کہ مجھے کبھی ان کے متعلق کوئی شکایت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور میری زبان سے ان کے خلاف کوئی لفظ نکل سکتا ہے۔

جن لوگوں نے یہ سُنا یا پڑھا یا۔ انہوں نے اس حسنِ عقیدت کی تعریف کی۔ اور خیال کیا۔ کہ حقِ شاگردی ادا کرنے اور نمک حلالی کا ثبوت دینے کا نہایت قابلِ تعریف عزم ہے۔ لیکن انقلاباتِ زمانہ ملاحظہ ہوں۔ کہ آج اسی شاگردِ رشید نے اخبار "نیرنگ" محض اس لئے جاری کر رکھا ہے کہ مولوی ظفر علی کے خلاف طوفانِ بے تمیزی برپا کرے۔ دُنیا جہان کا ہر الزام ان پر تھوپے۔ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ان کو نقصان پہنچائے۔ انہیں بُری سے بُری شکل میں دُنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور ان کے اخبار کو بدترین دروغگوئی کا چیتھڑا قرار دے۔

اس کے ثبوت میں صرف چند حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ ورنہ "نیرنگ" کا ہر پرچہ اور پرچہ کا ہر صفحہ مولوی ظفر علی اور ان کے اخبار کے خلاف بہت بڑا سواد اپنے اندر رکھتا ہے:۔

(۱) "نیرنگ" (۲۰۔ جولائی) "ہم اور مولانا ظفر علی خاں" کے عنوان سے ایک طویل مضمون میں لکھتا ہے:۔

"اُن کے لئے اور اُن کے اخبار کے لئے ہم ایسے نام اور ایسے القاب تجویز کریں گے۔ جن کی قلقل آمیزی یقیناً ان کے لئے رقص آموز ہوگی۔"

(۲) "اگر سوقیانہ طرزِ تحریر کے چند نمونے ملاحظہ فرمانے ہوں۔ تو ذیل کے اشعار پڑھئے۔ اور مولانا ظفر علی خاں کی سبابی اور فحاشی کی داد دیجئے۔"
(۱۹۔ جولائی)

(۳) "مولانا ظفر علی خاں صدر افتراقِ ملت کے سوقیانہ حملے۔" "مولانا ظفر علیخاں کی اسلام دوستی کے ڈھول کا پول۔" "زمیندار کی دروغ بیانیوں کی انتہا ہو چکی ہے۔" (۱۵/۱۴ جولائی)

(۴) "مولوی ظفر علی خاں کی غداریوں اور ملت فروشیوں کی مختصر سی فہرست۔"
(۲۲۔ جولائی)

یہ صرف دو چار پرچوں میں سے بعض عنوان تفصیلات کو بالکل نظر انداز کر کے لکھے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انقلابِ زمانہ نے کیا حالت پیدا کر دی ہے۔

جہاں تک احمدیت سے عداوت اور مخالفت کا سوال ہے "نیرنگ" تو ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔ "زمیندار" کے صفحات۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کا نامہ اعمال بہت زیادہ سیاہ ہے۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی ہوئی ہے۔ کہ "زمیندار" کی سبابی اور فحاشی کا جو حوالہ "نیرنگ" نے دیا ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ احمدیت ہی سے متعلق ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم مولوی ظفر علی صاحب کو قابلِ رحم سمجھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ وُہ اب بھی عبرت حاصل کریں۔ اور اس طریقِ عمل کو جس کے موجد وُہ خود ہی ہیں۔ خود تو ترک کر دیں۔ انہیں ناز ہے جس کا وُہ بارہا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ احمدیت کے خلاف بدگوئی میں وُہ سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن زمانہ کے تغیرات کئی بار ان پر کسی کے اس قول کی صداقت واضح کر چکے ہیں۔ کہ ؎

بدنہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

اور اب تو اس کی صداقت میں کوئی کسر نہیں رہ گئی۔

احرار مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں

احرار اپنی بیہودہ حرکات سے جہاں مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچا رہے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلم ان کے طریقِ عمل کو دیکھ کر اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کے اخلاق و عادات کو بُرے پیرایہ میں پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۹/۱۸ جولائی) لکھتا ہے:۔

"اسلام کی تعلیم اس کے لئے ذمہ وار ہے یا نہیں۔ اس سے ہمیں سروکار نہیں لیکن افسوس سے دیکھا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان اپنے مخالفوں کے خلاف اپنا قلم اور زبان چلاتے ہوئے نہایت تشدد سے کام لیتے ہیں۔ مضائقہ نہیں خواہ یہ مخالفت ان کے اپنے بھائیوں مجلس احرار اسلام اور مجلس اتحاد ملت کی باہمی مخالفت رسوائے عالم ہے۔ جب یہ مخالفت شروع ہوئی۔ تو احرار نے مولانا ظفر علی خاں کے متعلق سخت کلامی سے پرہیز کیا۔ شائد اس خیال سے۔ کہ وُہ اتنے دنوں ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ شائد اس امید پر کہ وُہ پھر بھی ان سے مل جائیں گے لیکن

سابقہ خطوط کی تشریح میں مولینا ابوالکلام آزاد کے تازہ خطوط

مسیح موعودؑ کے نبی اللہ ہونے پر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت

(۴)

"الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں قرآن کریم کی چار آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کر کے بتایا جاچکا ہے۔ کہ ان میں وضاحتاً مسیح موعودؑ کے نبی اللہ ہونے کا ذکر آتا ہے پس اگر کوئی شخص قرآن کریم کے ماتحت حضرت نوح علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا نبی تسلیم کرتا ہے۔ تو لازماً اسے مسیح موعود کو بھی نبی اور رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن کریم اسے رسول قرار دے رہا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیح موعود کو نبی اللہ اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو صحابہ قرار دینا نبوتِ مسیح موعود کا ایسا کھلا ثبوت ہے۔ جس سے کوئی سلیم الفطرت انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اسی تسلسل میں ہم ایک اور حدیث کا بھی ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو نبی قرار دیا ہے۔ روایات میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ الانبیاء اخوۃ لعلاتٍ امھاتھم شتّٰی ودینھم واحد واِنی اولی الناس بعیسی ابن مریم لانّہٗ لم یکن بینی وبینہ نبیٌّ وانہٗ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض۔ علیہ ثوبان ممصران۔ رأسہٗ یقطر وان لم یصبہ بللٌ فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس الی الاسلام فتھلک فی زمانھا الملل کلّھا الّا الاسلام وترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذیاب مع الغنم وتلعب الصبیان بالحیات فلا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون

یعنی انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں۔ مگر دین ایک ہوتا ہے۔ اور میں حضرت عیسےٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ مسیح تم میں نازل ہونے والا ہے۔ جب اسے دیکھو۔ تو اسے پہچان لو کہ اس کا میانہ قد ہوگا۔ سُرخی سفیدی ملا ہوا رنگ ہوگا۔ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوگا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ گو سر پر اس نے پانی نہ ڈالا ہو۔ وہ صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ ترک کرے گا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیگا۔ اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہوجائینگے۔ اور صرف اسلام ہی دنیا میں رہ جائے گا۔ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھرینگے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ اور وہ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ عیسےٰ بن مریم چالیس سال زمین میں رہیں گے۔ اور پھر فوت ہوجائینگے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھینگے۔ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر آنیوالے مسیح کو نبی کہا ہے۔ اور نہ صرف نبی کہا۔ بلکہ اسے تمام انبیاء کی جماعت میں شریک ٹھہرایا ہے۔ پس اس حدیث میں دو دفعہ مسیح موعود کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کہا ہے۔ پہلے تو سب انبیاء کے زمرہ میں شامل کر کے اسے اپنا علاتی بھائی قرار دیا اور پھر لم یکن بینی وبینہ نبیٌّ کہکر اس کے نبی ہونے کا دوبارہ اظہار کیا۔ اور اس بات کا ثبوت کہ یہ حدیث آنیوالے مسیح کے متعلق ہی ہے۔ خود حدیث کے الفاظ ہیں۔ کیونکہ اس میں مسیح کا کام یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ صلیب کو توڑیگا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور یہ دونوں

کام آنے والے مسیح کے ہیں نہ کہ پہلے مسیح کے۔ پھر زرد رنگ کی دو چادریں بھی آنے والے مسیح کی علامت ہیں۔ پس سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔ کہ اس حدیث کو آنے والے مسیح پر چسپاں کیا جائے اور چونکہ اس حدیث سے آنے والے مسیح کا نبی ہونا اور نبیوں کے گروہ میں اس کا شامل ہونا ثابت ہے۔ اس لئے اس امر سے انکار کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ کہ مسیح موعود کا نزول بحیثیت نبی و رسول ہے۔

شاید کوئی شخص اعتراض کرے۔ کہ حدیث میں تو لم یکن بینی وبینہٗ نبیٌّ کے الفاظ آتے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں گزرا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مسیح سے مراد پچھلا مسیح ہے۔ نہ کہ آئندہ آنے والا۔ اگر اس سے آئندہ آنے والا مسیح مراد ہوتا۔ تو بجائے لم یکن کے لا یکون کے الفاظ چاہئے تھے سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پیشگوئیوں میں استقبال کے لئے ماضی کے الفاظ کثرت سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ لفظوں سے تو یہ پایا جاتا ہے۔ کہ ایسا ہو چکا ہے۔ مگر مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا۔ اسی طرح اس حدیث میں گو الفاظ ماضی کے ہیں۔ مگر اس سے مراد آئندہ کا زمانہ ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جو حال بتایا گیا ہے۔ اور جو علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ آنے والے مسیح کی ہیں۔ لیکن اگر ماضی کے معنے کئے جائیں۔ تو یہ حدیث بالکل بے معنی ہوجائے گی۔ اور اس کا مطلب یہ بن جائیگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پچھلے مسیح اور میرے درمیان گو کوئی نبی نہیں گذرا۔ پچھلا مسیح خنزیر قتل کریگا۔ اور صلیب توڑے گا۔ ہر شخص ادنےٰ تامل سے بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر حدیث کے یہ معنے کئے جائیں۔ تو ان معنوں کے رُو سے یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ آپ ذکر پچھلے مسیح کا کرتے ہیں۔ اور کام اگلے مسیح کا بتاتے ہیں۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہر قسم کے اعتراض سے ارفع و اعلےٰ ہے اس لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ لم یکن کے معنے پیشگوئیوں کے محاورہ کے مطابق استقبال کے کئے جائیں۔ اور اس کا مفہوم یہ لیا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آنے والے مسیح اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا سمجھنا مولانا آزاد کے لئے دشوار ہو۔ وہ خود تسلیم فرما چکے ہیں۔ کہ پیشگوئیوں میں بالعموم ماضی کے صیغے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ مراد ان سے آئندہ زمانہ میں رونما ہونے والے واقعات ہوتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"انبیاء کرام کے لئے سینکڑوں برس بعد ہونے والی باتیں بھی بوجہ کمال الیقین ومشاہدۂ معنوی ایسی ہوتی ہیں جیسے ہمارے لئے صبح شام کی بات۔ ان اللہ زوی لی الارض فرأیتُ مشارقھا ومغاربھا کے معاملات جہاں پیش آتے ہوں۔ اور انی وجدتھا قریباً ان لم تجد دونھا بعیداً جہاں کی صدائے علم ہو۔ وہاں کے لئے سیکون اور کان اور مستقبل و ماضی دونوں ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ قرب و بُعد کا کیا سوال ہے حتّٰی کہ بعض پیشگوئیاں تو زبانِ نبوت پر بصیغہ ماضی ہی واقع ہوئیں۔ مسلم کی روایت ابوہریرہ میں عراق وشام کی نسبت فرمایا۔ منعت العراق قفیزھا ومنعت الشام مدیھا۔ عالم الیقین وحقائق میں تفرقۂ ماضی و استقبال نہیں ہوتا کیا نہیں دیکھتے۔ کہ قرآنِ حکیم عالم آخرت و معاد کے معاملات ہر جگہ بصیغہ ماضی بیان کرتا ہے اور گو ساٹھ برس بعد بابل تباہ ہونے والا تھا۔ مگر یرمیاہ نبی نے یہ نہیں کہا۔ کہ ہو جائیگا۔ بلکہ کہا۔ کہ ہو چکا۔ اور شہروں کی دلہن کی اوڑھنی اس کے سر سے چھین لی گئی۔" (تذکرہ صفحہ ۲۶۳)

(باقی دیکھو صفحہ ۹ پر)

برطانوی وقار کا انحطاط

اور

مدبرین برطانیہ

مظلوم حبشہ پر اٹلی کی ظالمانہ دستبرد اور سنگدلانہ ستم کوشیوں کے معاملہ میں حکومت برطانیہ اور دوسری حکومتوں نے جو بزدلانہ طرزِ عمل اختیار کیا۔ اس کی بہت بڑی ذمہ داری چونکہ حکومتِ برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں فرانس اور اس کے دوسرے حلیفوں کو اس موقعہ پر دُنیا کی نظروں میں ذلیل ہونا پڑا ہے۔ وہاں سب سے زیادہ نقصان حکومتِ برطانیہ کے وقار کو پہونچا ہے۔

نہ صرف واقعات اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ بلکہ خود برطانی مدبرین اپنے دلوں میں محسُوس کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کو پہلے کبھی ایسے حالات سے دوچار ہونا نہیں پڑا۔ اسی ضمن میں ملک کے بعض سرکردہ مدبرین و سیاسئین کی آراء پیش کی جاتی ہیں:۔

مسٹر گرین وڈ ممبر پارلیمنٹ نے اٹلی کے خلاف تعزیرات کے ارتفاع کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہُوئے ایوان عام میں کہا:۔

"اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ ناکام جارحانہ کارروائی پر نہیں۔ بلکہ کامیاب جارحانہ اقدام پر چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ معقولیت اور آئین نے نہایت ذلت آمیز طریق پر ظلم و تعدی اور تاخت و تاراج کے دیوتا کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔"

مسٹر لائڈ جارج نے کہا:۔

"یہ اپنی نوعیت کا واحد موقعہ ہے کیونکہ میں قریباً نصف صدی سے اس ایوان کا رکن چلا آیا ہُوں۔ میری یاد میں ایسا موقعہ ایک دفعہ بھی کبھی رونما نہیں ہوا۔ میں نے آج تک کبھی نہیں سُنا۔ کہ برطانیہ کا ایک وزیر جسے حکومت میں وزیرِ اعظم کے بعد بہت بڑی پوزیشن حاصل ہو۔ حکومت کی تائید میں تقریر کرنے کے لئے دارالعوام میں آئے۔ اور کہے کہ برطانیہ شکست کھا چکا ہے۔ برطانیہ اور اس کی سلطنت شکست خوردہ ہے اس لئے ہمیں اس اقدام سے جو ہمارا محورِ عمل ہے۔ باز رہنا چاہیئے۔ متعدد لوگ ہیں جنہوں نے غیر ممالک کی سیر کی ہے۔ اور متعدد ایسے ہیں۔ جنہوں نے غیر ممالک کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ لیکن ہر ایک کے پاس بیان کرنے کے لئے صرف ایک ہی داستان ہے۔ اور وُہ یہ کہ اس ملک کا وقار کبھی اتنا کم نہیں ہُوا تھا۔ جس قدر اب ہے"۔

مسٹر چرچل نے رولز پارک شگول میں تقریر کرتے ہُوئے کہا:۔

"ان تبدیلیوں اور تغیرات۔ اور اس پیش قدمی اور پسپائی کا سمجھنا نہایت مشکل امر ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں جیسا کہ خود مسٹر بالڈون نے اقرار کیا ہے۔ "شدید ذلت" سے دوچار ہونا پڑا ہے .... تمام دُنیا میں برطانیہ کا وقار گر گیا ہے"۔

مسٹر جے ایل گارون اسی ذلت کو مندرجۂ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"معاملاتِ خارجہ و داخلہ میں حکومت کی خطاؤں اور زبون حالیوں کا اصلی اور واحد سبب حکومت کی عدم قابلیت ہے۔ جب تک چوٹی سے کر تہہ تک تمام اربابِ اختیار خلوصِ نیت سے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کر لیتے۔ ہماری سیاست کا قالب صحت یاب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہمیں اپنی حفاظت کی کوئی امید ہوسکتی ہے"۔

مسٹر سی۔ آر ایٹلی نے حسب ذیل رائے ظاہر کی:۔

"سب سے زیادہ قابلِ غور امر یہ ہے کہ ملک کی عزت کو کیچڑ میں گھسیٹا گیا ہے باہر کسی کو ہم پر اعتماد نہیں۔ اور ملک کے اندر یہ احساس ہے۔ کہ ہمیں ذلیل و خوار کیا گیا ہے"۔

سر سنکلیئر نے کہا:۔

"سب سے زیادہ اہم امر جیسا کہ لارڈ ہیوسیسل نے ٹائمز کو ایک خط میں لکھا ہے۔ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس بات کے زیرِ اثر اپنی پالسی میں تبدیلی کی ہے۔ جسے صاف الفاظ میں خوف کہا جاتا ہے .... میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر گورنمنٹ حوصلہ اور جُرأت کھو دے۔ تو کوئی غیر ملکی حکمتِ عملی کامیابی کے ساتھ انجام نہیں پا سکتی۔ گورنمنٹ کے حامی کے مونہہ سے نکلے ہُوئے یہ الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں"۔

حکومتِ برطانیہ کے مدبرین کے ان آراء و افکار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں اٹلی اور حبشہ کے درمیان جنگ کے معاملہ میں حکومت برطانیہ کی کمزور اور مذبذب پالیسی نے اہلِ عالم کی نظروں میں اس کے وقار کو سخت صدمہ پہونچایا ہے وہاں خود اہلِ مُلک نے بھی اسے سخت ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

یہ صورتِ حالات جو غیر ملکی معاملات میں ایسی پالیسی اختیار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ بے شک سلطنت برطانیہ کے خیر خواہوں۔ اور ہمدردوں کے لئے افسوسناک اور رنج دہ بات ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ حکومت کے بعض نمائندے ذاتی خصومتوں اور عاقبت نااندیشیوں کی وجہ سے ایسا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو حکومت کے حامیوں اور مددگاروں کو بے دل کرنے کا مُوجب ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے جماعت احمدیہ کی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ جو بعض عمّالِ حکومت کی ناانصافی کا بلاواسطہ یا بالواسطہ تختۂ مشق بنی ہُوئی ہے۔

مشاعرہ کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر اور بعد میں بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ہمارے نوجوانوں کے اخلاق کو سب سے زیادہ خراب کرنے والے وُہ شاعر ہیں، جو عشقیہ اور گندے اشعار لکھتے ہیں پھر وُہ درسی کُتب ہیں۔ جن میں اس قسم کے شعر داخل کئے گئے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے گندے لٹریچر کو درسی کُتب سے نکال دیا جائے۔ اور اس کی بجائے پاکیزہ شاعری کو جگہ دیجائے۔ یہ غرض تو اپنے وقت پر جا کر پُوری ہوگی۔ لیکن نوجوانوں کے خیالات کو پلٹ دینے کے لئے اور شُعراء میں صحیح مذاق شاعری پیدا کرنے کی غرض سے قادیان میں ایک مشاعرہ کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جو ۷ اگست ۱۹۳۶ء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطے میں ہوگا۔ مقامی شعراء اور بیرونی حضرات سے استدعا ہے۔ کہ وُہ اپنا اپنا کلام جو گندے عشقیہ جذبات سے پاک ہو۔ خاکسار کے نام ۳ اگست تک ارسال فرمائیں۔ اور جہاں تک ہوسکے۔ اس مشاعرے میں شرکت فرمائیں۔ نیچرل شاعری اور قومی شاعری اور رزمیہ شاعری اور مذہبی شاعری غرض بہتیرے پہلو ایسے ہیں۔ جن پر شاعر طبع آزمائی کر سکتا ہے۔

یہ مشاعرہ اپنی نوعیت کا سب سے پہلا مشاعرہ ہوگا۔ شعراء کو چاہیئے کہ مشاعرہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرما دیں۔

خاکسار علی محمد ہیڈ ماسٹر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

آجکل بعض غیر احمدی مولوی یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق بن کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبر و ذراعًا بذراع پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات کو سیاق سباق سے علیحدہ کر کے عوام کو کئی رنگ کی غلط فہمیوں میں مبتلا کر کے اپنی عاقبت خراب کرتے رہتے ہیں۔

ازالہ اوہام کا ایک حوالہ

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ازالہ اوہام کی بعض تحریرات جن میں حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کے متعلق بحث کی ہے۔ پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کو من جانب اللہ اور نصرت خداوندی سے نہ مانتے تھے۔ بلکہ ان کو محض مسمریزم شعبدہ بازی اور ایک کھیل تصور فرماتے تھے۔ اس کے لئے وہ لوگ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۶ حاشیہ کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں۔ "مسیح کی تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں ہے۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو سمجھتے ہیں۔ یہ معجزہ (یعنی احیاء موتی اور پرندے پیدا کرنا) صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا۔"

ضروری عرض

قبل اس کے کہ میں اس اعتراض کے متعلق کچھ عرض کروں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ احمدی احباب کو چاہیئے کہ جب کوئی مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر پر کسی قسم کا کوئی اعتراض کرے تو اصل حوالہ دیکھکر اس کے سیاق وسباق کا اکثر حصہ پڑھ لیا جائے۔ اس سے مخالف کی تحریف کا علم ہو جائے گا۔ اور اس تحریر کا اصل مفہوم معلوم ہو کر اعتراض کا جواب بھی وہیں سے مل جائیگا۔ ازالہ اوہام کی اس عبارت کے متعلق بھی اگر سیاق وسباق پر نظر ڈالی جائے۔ تو کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تحریر فرمایا

ازالہ اوہام کے اس حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلط فہم لوگوں کے اس عقیدہ کا رد فرمایا ہے۔ جو وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی آیت اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ وہ انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے۔ لیکن اگر اس تمام عبارت کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عبارت میں جس کا مخالف حوالہ دیتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کو من جانب اللہ تسلیم کیا ہے چنانچہ اسی حاشیہ میں غیر احمدیوں کے اس عقیدہ کی کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی خاص صفت خالقیت میں شریک کر رکھا تھا۔ تردید فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔

"سو واضح ہو۔ کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں۔ جن میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولےٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا۔ دوسرے عقلی معجزات ہیں۔ جو اس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمانؑ کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جس کو دیکھکر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔

اب جاننا چاہیئے۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزے کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے۔ کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے۔ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے۔ اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانور کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے۔ اور یہودیوں نے ان سے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو۔ جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا پھونک مارنے سے ایسا پرواز کرتا ہو۔ جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں۔ تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے۔ جس میں کلوں کو ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کو بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔ اور جیسے انسان میں قوے موجود ہوں۔ انہی کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔ جیسے ہمارے سید و مولےٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی قوے حقائق و معارف تک پہونچنے میں نہایت تیز اور قوی تھے۔ سو انہی کے موافق قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا۔ جو جامع جمیع دقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو۔ اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں"

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات اور حضرت سلیمان کا معجزہ

اس واضح عبارت کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی انصاف پسند انسان یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر تھے۔ حضور انبیاء کے معجزات کو دو اقسام کے قرار دیتے ہیں۔ ایک محض سماوی اور دوسرے وہ جن میں عقل کا بھی دخل ہوتا ہے۔ عقلی معجزات کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ وہ اس خارق عادت عقل کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جو الہام الٰہی سے صیقل شدہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو عقلی معجزہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا قائل کیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ان معجزات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ سے مشابہت دیتے ہیں۔ تو پھر کیونکر یہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ حضور تو فرماتے ہیں "حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی اپنے دادا سلیمان کی طرح عقلی معجزہ دکھایا" اور کہ "خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی"

ایک لطیف نکتہ

خلق طیور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور بھی نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں "چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے (یعنی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر) روحانی طور پر یہ معنے بھی کر سکتے ہیں۔ کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں۔ جن کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لیکر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا۔ پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے"

یہ ہے اس آیت کا روحانیت کے لحاظ سے مطلب جو حضور نے بیان فرمایا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں ان روحانی مردوں اور امی لوگوں کو اسی طریق سے روحانیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچاتا ہوں۔ اور ان میں روحانی پرواز کی طاقت پیدا کرتا ہوں جس طرح ایک پرندہ اپنے انڈوں کو اپنے پروں کے نیچے لیکر ان کو گرمی پہنچاتا ہے۔ اور بالآخر بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں روحانی مردوں کو اپنی صحبت

جمہوریہ ارجنٹائن کے نہائت دلچسپ ملکی۔ مذہبی اور معاشرتی حالات

احمدی مجاہد مولوی محمد رمضان صاحب مولوی فاضل کے قلم سے

ذیل کے حالات جو تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کرنے والے ایک مخلص نوجوان مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل نے لکھ کر ارسال کئے ہیں۔ اس قابل ہیں کہ نہائت دلچسپی کے ساتھ پڑھے جائیں۔ جس محنت اور قابلیت سے یہ دلچسپ حالات مولوی صاحب نے مرتب کر کے ارسال کئے ہیں۔ اس کی بنا پر ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ بھی باقاعدہ مزدوری اور اہم امور سے جماعت کو آگاہ کرتے رہیں گے۔ احباب ان کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا فرمائیں ؛

اہل ارجنٹین اپنی سپنیش یا اس سے کچھ مختلف کیتیجا نوزبان میں اسے ریپبلیکا ارخنتینا کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور چونکہ ابتدائی ہسپانوی نووارد فاتحین نے یہاں کے قدیم باشندوں کو چاندی کے زیورات پہنے ہوئے دیکھا۔ اس لئے اس کے مشہور وسفید دریا کا نام رری اوڈے لاپلاتا) یعنے دریائے نقرہ رکھدیا۔ اور اسی نام کی وجہ سے اسے جمہوریت نقرہ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ جمہوریت براعظم جنوبی امریکہ کے جنوب میں ۲۱-۴۰ عرض بلد جنوبی سے ۵-۵۵ عرض بلد جنوبی تک جمہوریت چلیے کے مشرقی جانب واقع ہے۔ آب وہوا مجموعی لحاظ سے عمدہ ہے گو خط جدی سے ۲۱۵۰ میل جنوباً واقع ہونے کی وجہ سے شمالی حصہ نسبتاً زیادہ گرم اور جنوبی حصہ زیادہ سرد ہے۔ وسطی حصہ کا اوسط درجہ حرارت ۶۰ فارنہائیٹ ہے۔

محل وقوع۔ آب وہوا زراعت و پیداوار کے لحاظ سے شمالی ارجنٹین کی مثال صوبہ پنجاب سے دی جاسکتی ہے جمہوریت بھر کا تیسرے درجہ کا سب سے بڑا شہر قرطبہ آبادی و محل وقوع کے لحاظ سے پنجاب کے شہر امرتسر کے مشابہ ہے۔ گو قرطبہ سطح سمندر سے ۱۴۴۰ فٹ کی بلندی پر خوشگوار اور صحت افزا آب وہوا میں واقع ہے ؛

آبادی

ارجنٹائن نے ۱۸۱۰ء میں حکومت ہسپانیہ سے آزادی حاصل کی۔ اور ۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۹ء تک یورپ شام اور جاپان سے ۶۱ لاکھ ۲۷ ہزار لوگ ترک وطن کر کے یہاں آباد ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں اس کی آبادی ۷۸۸۵۲۳۳ نفوس تھی۔ جو ۱۹۳۲ء میں ۱۲۰۲۵۶۶۴ تک پہونچ چکی ہے۔ جدید نوآبادکار قریباً ۴۷ فیصدی اطالوی اور ۳۲ فیصدی ہسپانوی ہیں۔ شامی تارکان وطن کی تعداد قریباً ڈیڑھ لاکھ ہے۔ جن میں سے ایک تہائی سے کچھ زیادہ سنی۔ شیعہ۔ علوی دروزی مسلمان ہیں۔ غیر مسلم ارتھوڈکس وغیرہ عیسائی اور یہودی ہیں۔ ریڈ انڈین اور مخلوط نسل کے باشندوں کی تعداد قریباً ۲½ لاکھ ہے

طرز حکومت

یہاں کی طرز حکومت جمہوری اور قریباً ریاستہائے متحدہ شمالی امریکہ کے مشابہ ہے صدر جمہوریہ چھ سال کے عرصہ کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ جس کا پیدائشی ارجنٹینی اور مذہباً رومن کیتھولک ہونا ضروری ہے۔ موجودہ صدر جنرل آگسٹین خوستو ہیں۔ ۱۹۳۶ء کے مالی سال کا بجٹ ایک ارب تیس کروڑ پیسو ہے جو قریباً ایک ارب روپے سے کچھ زیادہ ہے

زراعت

جمہوریت ارجنٹینا کی دولت و ترقی کا دارومدار زراعت۔ گلہ بانی۔ گوشت اجناس وغیرہ اور معدنی کچے مواد کی برآمد پر منحصر ہے۔ قریباً ۲۲ کروڑ ۷۳ لاکھ ایکڑ زمین گلہ بانی اور ۲۱ کروڑ ایکڑ زمین زراعت کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ گندم۔ مکی۔ جئی۔ سرسوں۔ اور دیگر تیل نکالنے کے بیج بڑی بڑی پیداوار ہے۔ کھانڈ اور شراب بکثرت بنائی جاتی ہے بھیڑ بکری۔ گائے سؤر گھوڑے کثیر تعداد میں پالے جاتے ہیں۔ اور بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہیں

صنعت وحرفت

گو جمہوریت ارجنٹائن جنوبی امریکہ کی دس جمہوریتوں میں سے ہے۔ علم دولت زراعت و تجارت۔ صنعت وحرفت کے لحاظ سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ تاہم مغربی یورپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرح نہیں۔ چند سالوں سے مشینری کی صنعت کے کارخانے کھولے جارہے ہیں۔ قرطبہ میں ہوائی جہاز دل ٹیگرے میں بحری جہاز دی۔ بوانس ائریس میں ریلوے ٹرام وغیرہ کے کارخانے کھولے گئے ہیں۔ اور قریباً ہر قسم کی مصنوعات تیار کی جارہی ہیں۔ اغلباً بندوق سازی کا کوئی کارخانہ نہیں۔ ہاں اسکہ بارود اور کارتوس تیار کئے جاتے ہیں۔ تاہم اکثریت آبادی کی [illegible] منجمد گوشت۔ کھالیں گندم۔ آٹا اور دیگر کچے مواد کے پیکنگ۔ اور ان کی برآمد پر موقوف ہے۔ حکومت نے ملکی صناعت کو ترقی دینے کے لئے غیر ممالک کی درآمد مصنوعات پر بھاری ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور تمام ضروریات زندگی اپنے ملک میں پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ۱۹۳۳-۳۴ء میں قریباً ۷۵۷۰۰۰۰ ہیکٹر زمین میں گندم بوئی گئی (ہیکٹر قریباً اڑھائی ایکڑ ہوتا ہے) جس سے ۷۷۸۰۰۰۰ ٹن پیداوار ہوئی۔ اس میں سے ۴۰۰۰ ۳۹۲۸ ٹن برآمد کی گئی۔ ۱۹۳۳ء میں ۳۲۷۲۱۶۹ گائیں ۵۴۷۴۰۵ سؤر اور ۶۰۴ ۵۱۹۳ بھیڑیں پالی گئیں۔ اور ۳۱۵۵۳۰۰ ٹن بھیڑ کا اور ۶۷۰۰۰ ۴ ٹن گائے کا گوشت باہر بھیجا گیا

دار الحکومت

ارجنٹائن کا فیڈرل دار الحکومت بوانس ائرس ہے جس کی آبادی قریباً ۲۳ لاکھ ہے اور خوبصورتی کے لحاظ سے دنیا میں چھٹے درجہ پر ہے سپینش زبان بولنے والوں اور خط استوا کے جنوب میں واقع شہروں میں سے بڑا شہر ہے ؛

شامی عرب اور ارجنٹائن

چونکہ شامی عربوں نے جنگ عظیم سے قبل ترکی حکومت کی رعیت ہونے کی حالت میں ترک وطن کیا تھا۔ اس لئے یہاں عموماً عربوں کو ترک [illegible] ارا جاتا ہے۔ اور جنگ عظیم کے بعد چونکہ شام کی حکومت کو فرانس کے زیر انتداب کر دیا گیا۔ اور مسلم عرب اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بوئنس آئرس کے فرانسیسی سفارت خانہ میں اپنے آپ کو فرانسیسی رعیت نہیں لکھوایا۔ ان حالات میں باوجود ترک کے نام کو ناپسند کرنے کے بعض اوقات وہ اور ان کی ارجنٹینی اولاد بھی اپنے آپ کو ترک کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہاں ایک بہت بڑی تعداد اطالین لوگوں کی آباد ہے۔ وہ عربوں کو کچھ زیادہ عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ اور عرب ترک کا نام دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ؛

شمالی و جنوبی امریکہ میں قریباً نصف ملین عرب بستے ہیں۔ شمالی امریکہ اور برازیل کے عربوں کی مالی وسیاسی حالت [illegible] ارجنٹائن کے [illegible] اچھی ہے۔ گو ارجنٹائن میں عربوں کی مالی وسیاسی حالت دوسری جمہوریتوں سے اچھی ہے۔ اور تعداد کے لحاظ سے بھی وہ زیادہ ہیں۔

سیاست وتصنیف کے لحاظ سے امیر امین ارسلان سابق ترکی قونصل امیر شکیب ارسلان کے بھائی یہاں مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ عربی ادب کے چند اہل قلم اشخاص میں سے استاد سیف الدین رحال اور استاد عبد اللطیف الخشن مسلمانوں میں اور حسنی عبد المالک عیسائیوں میں مشہور ہیں۔

اکثر شامی غیر تعلیم یافتہ متوسط الحال اور غریب طبقہ کے لوگ ہیں۔ یہاں دس عربی اخبارات جن میں سے دو یومیہ اور باقی ہفتہ وار اور ماہوار شائع ہوتے ہیں۔ تمام عرب عموماً اور مسلمان خصوصاً وطن پرست ہیں۔ ان میں مذہبی تنگ خیالی مشرقی مسلمانوں کی نسبت کچھ کم ہے ؛

اخبارات کے لئے آسانیاں

یہاں اور باقی امریکن جمہوریتوں میں رجسٹرڈ اخبارات کو ڈاک میں ارسال کرنے کے لئے نصف سنٹ یا ہندوستان کے نصف پیسہ سے بھی کم کا ٹکٹ لگایا جاتا ہے۔ اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمائندوں کو اکثر ریلوے لائنوں پر کرایہ میں نصف کی رعائت دی جاتی ہے۔

بلکہ بعض اوقات مفت سفر کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ بچوں۔ جوانوں اور بوڑھے مردوں عورتوں کی ایک کثیر تعداد کا گزارہ اخبار بیچنے پر ہے۔ میں نے رات کے وقت بارش میں بوڑھی عورتوں کو اخبارات بیچتے دیکھا۔

صنف نازک اور ارجن ٹائن

انگلستان اور یورپ کی روایات کے برخلاف یہاں کے مرد نوجوان اور بوڑھی عورتوں اور عمر رسیدہ مردوں کو ٹرام وغیرہ میں جگہ دینے کا اہتمام نہیں کرتے۔ یہاں نوجوان عورتوں کو مردوں سے کچھ کم مضبوط خیال نہیں کیا جاتا۔ عورتوں کو اپنے حقوق کے لئے مردوں کی طرح جنگ کرنی پڑتی ہے۔ یہاں کے اکثر لوگ اسلام۔ اہل ہند خصوصاً مسلمانوں کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ ہندوستان کے ہر باشندہ کو ہندو کہتے ہیں۔ عورتیں عموماً لمبے بال رکھتی ہیں۔ عورتیں [illegible] کی شکل کی گوندھ لیتی ہیں۔ کانوں میں کانٹے اور موتی وغیرہ پہنتی ہیں۔ قریباً تمام غریب اور متوسط طبقہ بلکہ امراء کے گھروں میں بھی بیویاں اور بیٹیاں خود کھانا پکاتی۔ کپڑے صاف کرتی۔ غسل خانہ بلکہ پاخانہ بھی خود صاف کرتی ہیں۔ غرضیکہ تمام کام خود کرتی ہیں۔ اگر ہندوستان میں نلکوں اور پانی کا عمدہ انتظام ہو سکے تو اچھوتوں سے غلاظت صاف کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ مخلوق بھی ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔

اجرتیں

ہندوستان کی طرح یہاں معمار اور مزدور۔ مستری اور اس کے معاون پیشہ وروں کی اجرتوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں۔ پیشہ ور چار پیسو سے چھ سات پیسو قریباً تین روپے سے پانچ روپے تک روزانہ اجرت پاتے ہیں۔

مذہب

یہاں کے تمام لوگ قریباً کیتھولک عیسائی ہیں۔ بشپ کارڈینال وغیرہ مذہبی لوگوں کا بہت اثر ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے یہاں کچھ زیادہ آزادی نہیں۔ لنڈن کے ہائیڈ پارک کی طرح یہاں کھلے میدان میں لیکچر دینا مشکل ہے۔ موجودہ صدر کیتھولک ہیں اور چرچ کے بہت بڑے حامی ہیں۔

مرکز تثلیث اور کلمہ توحید

یہاں کی ہسپانوی کمپنی کی بنائی ہوئی اھ[illegible]

سامانہ میں احراری ملاؤں کی اشتعال انگیز تقریریں

احمدیوں کو قتل کی دھمکیاں اور بائیکاٹ کے منصوبے

سامانہ ریاست پٹیالہ میں احرار کی شرارتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ منشی محمد رضا صاحب شیعہ مدرس و منشی انوار بیگ صاحب مدرس سٹیٹ ہائی سکول نہایت اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ مرزا احمید بیگ صاحب کپتان پنشنر و منشی علی حسن صاحب پنشنر پولیس پنجاب ان کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی شان میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کر کے جماعت [illegible] جا رہا ہے۔ اس قسم کی تقریریں کرنے اور کرانے والے سب لوگ سرکاری ملازم یا پنشنر ہیں۔ ان کو اپنے عہدوں پر گھمنڈ ہے۔ منشی محمد یعقوب صاحب مصنف عشرہ کاملہ ریڈر ریونیو منسٹر صاحب بہادر پٹیالہ کار سرکار پر آتے ہیں۔ مگر اون ڈیوٹی ہونے کی حالت میں پبلک جلسے میں تقریر کر کے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے بائیکاٹ کی تحریک کرتے ہیں اسی پر بس نہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں دجال اکبر کہہ کر اور جماعت احمدیہ کو فتنہ دجالیہ کہہ کر اپنی تہذیب کا ثبوت دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے پیارے آقا کے ارشاد کے ماتحت نہایت صبر سے کام لے رہا ہے۔ یہ لوگ اپنے جتھے اور اپنی طاقت اور اپنے عہدوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے پچاس سالہ تبلیغی حقوق زبردستی چھیننا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ عالیہ پٹیالہ نے جماعت احمدیہ کو تبلیغی آزادی دے رکھی ہے احراری اس آزادی کو چھیننے کے لئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کر رہے ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ کے کلی بائیکاٹ کی تحریک کی جا رہی ہے۔

(۲) جس جگہ جماعت احمدیہ کے ہفتہ واری تبلیغی اجلاس کے انعقاد کا اعلان کیا جاتا ہے۔ احراری اسی تاریخ کو اسی جگہ اپنا اڈہ جما کر ہفتہ ہفتہ متواتر جماعت احمدیہ کے خلاف تقریریں کرتے [illegible] یا جماعت احمدیہ کے جلسے کے قریب ہی اپنا اڈہ جما لیتے ہیں۔ اپنے چند ایجنٹوں کو احمدیوں کا جلسہ خراب کرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ بہت سے آدمی اکٹھے ہو کر نعرے لگاتے ہیں احمدیوں کی مجلس کے درمیان سے گذرتے ہیں۔ شریر لونڈوں کو سکھا کر بے ہودہ باتیں کہلاتے ہیں جو احمدی منادی کے لئے جاتا ہے۔ اسے زبردستی منادی کرنے سے روکتے ہیں مختلف مجلسوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اگر احمدی فلاں جگہ تقریر کریں گے تو ان کو قتل کیا جائے گا جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ ممبران کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ جناب شیخ ظفر حسن صاحب کو یہ پیغام بھجوایا۔ "کہ تم کو معہ انور احمد کے جلد ہی قتل کیا جائے گا۔"

جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے ہفتہ وار تبلیغی اجلاس میں جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب قمر آنریری مبلغ احراری بدزبانوں کے اعتراضات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت سنجیدگی اور متانت سے دیتے۔ اور احرار کو سوالات کے لئے کھلا وقت دینے کا وعدہ تحریری کرتے ہیں مگر بجائے مقابلہ پر آنے کے اپنے جتھے بنا کر شور و غل مچاتے ہوئے مجمع کے درمیان سے گذر جاتے ہیں۔ ایک سہارنپوری بدزبان ملا نور محمد کو بلا کر ۱۳ و ۱۴ جولائی کو انتہائی فحش کلامی اور بدزبانی کرائی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ مسیلمہ کذاب کی نبوت کو صدیق کی تلوار نے ملیامیٹ کیا تھا۔ مرزائیت کی لعنت کو ہم نابود کریں گے۔ کاش آج ہماری سلطنت ہوتی اور ہمارے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو مرزائیوں کے سر مسیلمہ کذاب اور اس کی امت کی طرح اڑا دیئے جاتے جس طرح افغانستان میں ان کو قتل کیا گیا۔ یہ لوگ واقعی واجب القتل ہیں۔ مکہ میں مرزائیوں کو اس لئے جانے کی جرأت نہیں کہ وہاں تلوار لٹک رہی ہے۔ ڈیرہ دون میں نور محمد نے مرزائیوں کو کھایا ہے اب یہاں کے مرزائیوں کو کھا کر چھوڑے گا۔ مسلمانو تمہیں اس بات کا عہد کر لینا چاہیئے کہ رسول کے دشمنوں ناپاک مرزائیوں سے قطع تعلق کر لو۔ ان کا پورا پورا بائیکاٹ کرو ان سے سلام کرنا قطعاً حرام ہے۔ مر جاؤ مگر مرزائیوں سے قطع تعلق کر لو۔ ایک ہندو کالو رام سے تعلقات رکھو۔ مگر مردود مرزائی سے ہرگز تعلق نہ رکھو۔

۱۴ جولائی۔ کو اسی بدزبان نے مسجد شانہ گراں میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں سامانہ کے قادیانیوں کو کچل دوں گا۔ اور تھوڑے عرصے میں ان کو نابود کرا دوں گا۔ تمام ہندو جو تقریروں میں موجود تھے احرار کی بدزبانی پر نفرت بھیج رہے ہیں۔ بعض معزز اور شریف مسلمان بھی احراری ملاؤں پر لعنت بھیج رہے ہیں۔ ہم جہاں ذمہ دار [illegible] کو احرار کی ان فتنہ انگیزیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں احرار سے بھی کہتے ہیں۔ کہ وہ اس طریق بدزبانی بدگوئی اور فحش کلامی کو ترک کر دیں۔ مسائل متنازعہ فیہا میں بیشک از روئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ و اقوال بزرگان سلف گفتگو کریں اگر انہوں نے جماعت احمدیہ کے پیشوا کی شان میں گند اچھالنے کے طریق کو بند نہ کیا تو اس کے جو نتائج نکلیں گے اس کی تمام ذمہ داری احرار کی گردن پر ہوگی۔ ہم اس موقعہ پر جناب محمد اشرف خانصاحب و جناب نواب ظہور الدین خانصاحب و جناب خانصاحب غلام نبی خانصاحب و جناب شیخ طفیل احمد خان صاحب و حاجی عمر بخش صاحب و میاں نور محمد صاحب اور دیگران تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو باوجود جماعت احمدیہ سے اختلاف عقائد رکھنے کے احرار کے ناپاک پروپیگنڈا کو نہ صرف نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض حضرات علانیہ احرار کو اس طریق بد سے پورے طور پر روکنے کے لئے بھی سعی فرما رہے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے صدر "اصلاح المسلمین" جناب عبد الرحمن خان صاحب نے بھی ان کو اس طریق سے روکنے کے لئے پوری سعی فرمائی مگر احرار نے پرواہ نہ کی۔ (نامہ نگار)

بقیہ صفحہ ۴

اسی طرح حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گو ماضی کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ مگر آپ کا منشاء یہ تھا۔ کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پس علاوہ گذشتہ پیش کردہ حدیث کے آپ نے اس حدیث میں بھی مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما کہ تیرے رب کی قسم لوگ اپنے ایمانوں میں کبھی کامل نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ اپنے جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے تجھے حکم مقرر نہ کریں۔ اور تیرے فیصلہ کو برضا ورغبت قبول نہ کریں ؛

پس اس حکم کے مطابق ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ماتحت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالےٰ کا نبی تسلیم کرے۔ ورنہ اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ قرآنی فیصلہ کے مطابق اس کے دل سے ایمان مفقود ہو چکا ہے۔

احادیث کے بعد جب ہم امت محمدیہ کے گذشتہ صلحا و اولیا کے حالات پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی مسیح موعود کے متعلق یہی سمجھتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا نبی ہوگا۔ بلکہ بعض بزرگانِ سلف نے تو اس شخص کو کافر قرار دیا ہے۔ جو مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ من قال یسلب نبوتہ کفر حقاً (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱) یعنی جو شخص یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول نبی نہ ہوں گے۔ وہ یقینی طور پر کافر ہے۔ پھر لکھا ہے فھو ان کان خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ فھو رسول و نبی کریم علیٰ حالہ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶) کہ مسیح موعود باوجود امت محمدیہ کا خلیفہ ہونے کے نبی اور رسول ہوگا ؛

اسی طرح حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۳ میں لکھا ہے۔ ان عیسیٰ ابن مریم نبی و رسول انہ لا خلاف انہ ینزل فی اخر الزمان حکماً مقسطاً عدلاً کہ عیسےٰ بن مریم نبی اور رسول ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ آخری زمانہ میں حکم اور عدل بن کر نازل ہوں گے۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے چونکہ ایک اور جگہ نزول مسیح کے متعلق اپنے اعتقاد کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے۔ کہ وجب نزولہ فی اخر الزمان بتعلقہ ببدن اٰخر (تفسیر محی الدین المعروف بابن العربی برحاشیہ عرائس البیان صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ نولکشور زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) کہ مسیح کا نزول جو آخری زمانہ میں مقدر ہے وہ کسی دوسرے وجود کے تعلق سے ہوگا یعنی ان کا آنا بروزی رنگ میں ہوگا نہ کہ حقیقی رنگ میں۔ اس لئے آپ کے اول الذکر قول کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود جسے آخری زمانہ کے لئے خدا تعالےٰ حکم و عدل بنائے گا۔ اور جو دنیا کو بعد اس کے کہ وہ ظلم اور جور اور تعدی سے بھر گئی ہوگی انصاف اور عدل اور محبت سے بھر دے گا۔ نبی اور رسول ہوگا۔ پس حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی اس بات کے مؤید ہیں کہ مسیح موعود اللہ تعالےٰ کا نبی ہوگا۔ اسی طرح مشہور عالم المرائی الجرجادی نے تیرہ صدیوں کے مجددین کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ و اٰخر الثمین فیھا یاتی عیسیٰ رسول اللہ ذو الاٰیات۔ (بغیۃ المقتدین و منحۃ المجددین) کہ آخری صدی میں عیسےٰ رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ نازل ہونگے۔

پس یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کا نبی ہے۔ اور اسکی نبوت پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح باقی انبیاء کی نبوت پر ایمان لانا۔ مولانا آزاد اگر ان شواہد کے باوجود بھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کہ قرآن و احادیث میں مسیح موعودؑ کا نزول بحیثیت رسول قرار دیا گیا ہے۔ تو وہ ہمارے پیش کردہ دلائل کی معقولیت کے ساتھ تردید کر کے اپنے دلائل پیش کریں۔ ہم ان کی صحت و عدم صحت کا موازنہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ؛ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

احرار کی ہندوؤں سے چپقلش

احراری کانفرنس میں ہائے روٹی کا شور

بیرزانوالی ۲۴ جولائی۔ موضع گوئنڈ کے ضلع سیالکوٹ میں ایک احرار کانفرنس ہونی قرار پائی تھی۔ کانفرنس کی تاریخیں ۱۶-۱۷-۱۸ جولائی تھیں۔ جن لیڈروں کے نام اشتہارات میں دیئے گئے تھے۔ ان میں سے سوائے لوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے کوئی بھی نہ آیا۔ لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی۔ ہندوؤں اور سکھوں نے احرار کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ لیکن منتظمان سید محمد حسین۔ سید مظفر علی۔ عبداللہ جوگی وغیرہ نے سانسیوں کی شدھی کے جواب میں دھمکی دی۔ اور کہا کہ کوئی مسلمان ہندوؤں کے گھر کی روٹی نہ کھائے۔ ایک میل کے فاصلہ پر موضع جنڈوکے کے کچھ غیر ذمہ دار لوگوں نے مل کر فیصلہ کیا۔ کہ جنڈوکے سے ایک جلوس نکالا جائے۔ یہ خبر سنکر جنڈوکے کے سکھوں نے خوب تیاری کر لی۔ اور فیصلہ کیا کہ جلوس نہیں نکلنے دیں گے۔ کیونکہ اس جلوس کا مدعا سوائے خرابی پیدا کرنے کے اور کچھ نہیں۔ ادھر موضع گوئنڈ کے ہندوؤں نے فساد کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈپٹی کمشنر ضلع کی امداد حاصل کر لی۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چودھری جے نرائن سنگھ۔ ایس۔ ڈی۔ ایم انچارج بمعہ سب انسپکٹر پولیس اور کئی گارڈوں کے جو بندوقوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ موضع گوئنڈ کے پہنچ گئے۔ اور پھر جنڈوکے روانہ ہو گئے۔ وہاں جاتے ہی چودھری جے نرائن سنگھ نے نہائت عقلمندی سے فساد پر قابو پا لیا۔ اور جلوس گاؤں میں سے نہ نکلنے دیا۔ ادھر گوئنڈ کے ہندوؤں سے بہت اصرار ہوتا رہا۔ کہ جلوس ضرور گاؤں سے ہی نکلنا ہے۔ اس خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب خود موٹر پر سوار ہو کر سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے کافی پولیس لے کر واپس آئے۔ اور جلوس کے نکالنے کا ایک نیا ڈھنگ نکال کر سمجھوتہ کروا دیا۔ ہندوؤں کو کہا گیا کہ تم نے جو کبھی پہلے کسی تہوار پر جلوس نکالا۔ اس کا معافی نامہ لکھ دو۔ مگر ہندوؤں نے جرأت سے جواب دیا۔ کہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔ چودھری جے نرائن سنگھ صاحب نے صرف والنٹیروں کا جلوس نکالنے کی اجازت دی۔ اور حکم دیا کہ یہ پندرہ منٹ میں ختم ہو۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

اس کانفرنس میں باوجود ۲۲۰ من پختہ گندم چالیس بکرے اور ایک ہزار روپیہ نقد جمع ہو جانے کے روٹی کی اس قدر بدانتظامی تھی۔ کہ توبہ بھلی۔ ہر طرف سے ہائے روٹی ہائے روٹی کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ جن لوگوں نے دان دخیرہ دیا ہوا تھا وہ بھی مایوس ہو کر واپس آئے۔ صرف والنٹیروں کو روٹی کھلائی گئی۔ وہ بھی پیٹ بھر نہ سکے۔ پچاس پچاس مسلمانوں کا ٹولہ ہندوؤں کے پاس گیا۔ کہ ان کو روٹی کھلاؤ۔ بعض لوگوں نے پکوڑے اور تربوز کھا کر گزارہ کیا۔ عورتیں روتی اور گالیاں دیتی نظر آ رہی تھیں ؛ (ملاپ ۲۸ جولائی)

قرآن کریم کے آخری پاروں کے درس کے نوٹوں کی ضرورت

اگر کسی دوست کے پاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کے آخری پندرہ پارہ (از سورۂ مریم تا آخر) کے نوٹ یا ان کا کوئی حصہ ہو تو وہ اطلاع دیں۔ کہ ان کے پاس آخری نصف قرآن مجید کے کس قدر نوٹ موجود ہیں۔ اور ان کی ایک صاف نقل یا اصل نوٹ دفتر ہذا میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ کیونکہ ایسے نوٹوں کی دفتر تالیف و تصنیف کو ضرورت ہے۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ضرورت رشتہ

مجھے اپنے دو بیٹوں کے لیے کشمیری خاندان میں رشتوں کی ضرورت ہے لڑکے انٹرینس پاس ہیں۔ لاہور میں محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ خدا کے فضل سے ترقی کی کافی امید ہے۔ عمر ۱۹½ سال، ۱۷½ سال ہے ہمارا وطن وزیر آباد ہے۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے واقف اور ظاہری اوصاف سے بھی حمیدہ ہوں۔ ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

محمد عبداللہ احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چک ۱۸ اداس تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو یا رک نہ جائے تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں ان کا معجز نما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگی۔ قیمت دوائی چار روپے آٹھ آنے مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیج دیں۔

المشتہر ڈاکٹر عبدالرحمن ایل ایم پی اینڈ ایل سی پی ایس موگا پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد بخش ولد بہادل ذات سیال، ربانہ سکنہ سمندوآنہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد اسماعیل ذات ملاح سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سوہلا ولد لگا ذات سنگرا سکنہ چک ۱۸۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سلطان شاہ ولد حیدر شاہ ذات قریشی سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۷/۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اللہ بخش ولد سوہاگ ذات ماچھی سکنہ بنگوکارہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۷/۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۴ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ولد حامد ذات دھوڈی سکنہ سابقی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۴ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جمال۔ جامو ولد نتھو ذات مصلی سکنہ شاہ مونہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۴ ۷/۳۶ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی امیر شاہ ولد حیدر شاہ ذات قریشی سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سلطان ولد کندا ذات ترگڑ سکنہ نوشہرہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ولد بہاب داد بہاب ولد صالحون ذات پاتوآنہ سکنہ چک ۲۶۴ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۱ ۱۰/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳ ۷/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

کتابی تبلیغ والی سکیم کے متعلق

محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی رائے

قبل ازیں کتابی تبلیغ کے متعلق حرم محترم حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ محترمہ اہلیہ صاحبہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ اور محترمہ استانی صوفیہ میمونہ صاحبہ کی رائیں درج کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی بتلا چکے ہیں۔ کہ خواتین قادیان کی طرف سے قریباً پونے چار صد روپیہ کی کتابوں کا آرڈر مل چکا ہے۔ آج ہم لاہور کی لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ صاحبہ کی رائے درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری احمدی بہنیں اسے بھی غور سے پڑھیں گی۔ اور جہاں تک ان سے ممکن ہو گا۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گی۔ اور تھوڑی رقم خرچ کر کے بہت بڑا ثواب حاصل کریں گی۔

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد بہنوں نے پڑھا ہو گا۔ کہ "دنیا پیغام حق کے لئے پیاسی ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اس تک زندگی کا جام پہونچائیں" جسکے ماتحت بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے (جیسا کہ اسکے اعلان سے ظاہر ہے) یہ تجویز کی ہے کہ احمدی مرد اور عورتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی انگریزی۔ فارسی۔ اور اردو کتابیں خرید کر زمین کے کناروں تک پہونچا دیں۔ تا کہ دنیا کی تمام قومیں انہیں پڑھیں۔ اور اپنی روحانی تشنگی بجھائیں۔

چونکہ عام طور پر عورتیں بعض مجبوریوں کے باعث اتنی طاقت نہیں رکھتیں۔ کہ وہ ملک بملک پھریں اور لوگوں تک پیغام حق پہنچائیں۔ اس لئے یہ تجویز ان کے لئے تو ایک نعمت ہے۔ اور وہ گھر بیٹھے ہی ان کتابوں کے ذریعہ دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کو بھی تبلیغ کر سکتی ہیں۔ مرد تو اس تحریک میں حصہ لیں گے ہی۔ مگر میرے نزدیک عورتوں کو ان سے بھی زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ اور حسب توفیق یہ تبلیغی سیٹ خرید کر دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف لوگوں کو بھجوانے چاہئیں۔ تا کہ ہم بھی اس الہام کو پورا ہوتے دیکھیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" میں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور دفتر بک ڈپو کو ستائیس روپیہ کی کتابوں کا آرڈر اپنے گھر سے بھجوایا ہے۔ اور اس کے علاوہ لاہور کی دیگر بہنوں کو بھی تحریک کر رہی ہوں چنانچہ اس وقت تک ان کی طرف سے ۳۳ روپیہ کا آرڈر مل چکا ہے۔ (کل ۶۰ روپیہ) امید ہے کہ عنقریب اور بھی آرڈر دلوایا جائے گا۔ امید ہے کہ ہر وہ بہن جو حق کی اشاعت کے لئے اپنے اندر تڑپ رکھتی ہے۔ اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے گی۔" خاکسارہ خدیجہ بیگم اہلیہ چودہری محمد اسحاق صاحب لاہور

توقع ہے کہ ہر وہ بہن بلکہ ہر وہ بھائی بھی جس نے کہ ابھی تک اس مبارک تجویز میں حصہ نہیں لیا۔ جلدی کرے گا۔ اور تبلیغی سیٹ جن کی قیمت بیحد کم کر دی ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر دنیا کے دور دراز حصوں میں بھی پہنچا دے گا ؛

قیمت رعایتی انگریزی سیٹ پانچ روپیہ۔ قیمت اردو سیٹ رعایتی اڑھائی روپیہ۔ قیمت فارسی سیٹ رعایتی ڈیڑھ روپیہ

خاکسار: ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

تعارف

159

ہومیو پیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات۔ اپریشن۔ کڑوی۔ کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ مختلف علاج سے مرض کو پیچیدہ نہ بنایئے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دیگر علاج پر اس کو ترجیح دیجئے۔ تسلی بخش پائیں گے ؛

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

شکریہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے ایک دوائی اکسیر تسہیل ولادت ایجاد کی ہے میں نے اپنے گھر میں استعمال کرا کر دیکھی ہے واقعی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ اور ولادت کی مشکل گھڑیوں کو سہل کر دیتی ہے۔ یہ چند الفاظ میں صرف صنف نازک کی ہمدردی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکریہ کے لئے بغیر ان کی خواہش کے شائع کرا رہا ہوں۔ تا ضرورتمند ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے آمین۔

قیمت مع محصولڈاک دو روپے آٹھ آنے مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔

خاکسار ظفر محمد مولوی فاضل قادیان

پتہ یہ ہے:۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے بچش۔ ورد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھلے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی حملہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک ؛

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ اخبار "امرت بازار پتر کا" رقمطراز ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق بنگال کے ہندوؤں نے وزیر ہند کو جو عرضداشت بھیجی ہے اس کے جواب میں مسلمانان بنگال بھی ایک میموریل تیار کر رہے ہیں۔ جو وزیر ہند کو بھیجا جائے گا

راولپنڈی ۲۶ جولائی۔ جہلم میں مولوی محمد اسحٰق مانسہروی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے احرار کی غداریوں کا پردہ چاک کیا اور کہا۔ کہ ہم احراریوں کے غنڈہ پن سے مرعوب نہیں ہو سکتے۔ ہماری طرف سے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا۔

ٹوکیو ۲۶ جولائی۔ ۱۹۳۵ء میں جاپان میں اتنے زیادہ بچے پیدا ہوئے کہ ۱۸۹۸ء سے لے کر اس وقت تک کسی سال میں اتنے پیدا نہ ہوئے تھے ۱۹۳۵ء میں ۱۹۳۲ء کی نسبت ایک لاکھ ۸۰ ہزار ۱۲۲ زیادہ بچے پیدا ہوئے ہیں۔ گویا ایک گھنٹے میں ۱۷ کی زیادتی عمل میں آئی ہے ۱۹۳۵ء کے اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان میں فی گھنٹہ ۲۵۰ بچے پیدا ہوئے

عدن ۲۶ جولائی۔ اریٹریا (مشرقی افریقہ) کی مشہور اطالوی بندرگاہ مسادا سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ مسادا میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پٹرول کے ٹینک بھک سے اڑ گئے ہیں۔ اور آسمان تک شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک پچاس طیارے جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی جل گئے ہیں۔

پیرس ۲۶ جولائی۔ گوادر دما (ہسپانیہ) میں سرکاری فوج اور باغی فوج کے درمیان خونریز جنگ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس معرکے میں باغی جرنیل کی فوج کے دو ہزار سپاہی اس وقت تک ہلاک ہو چکے ہیں ابھی تک جنگ بدستور جاری ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کا مشہور ہوا باز مسٹر مولیسن شاہ نجاشی کو اپنے طیارہ میں بٹھا کر حبشہ لے جائے گا۔ جہاں اس وقت زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ شاہ نجاشی بھی اس جنگ میں حصہ لے گا۔

سیالکوٹ ۲۶ جولائی۔ احمدیوں کے خلاف ایک نہایت قابل اعتراض پوسٹر شائع کرنے کی وجہ سے اشرف برقی پریس سیالکوٹ سے قانون مطابع کے ماتحت پانچسو روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ چونکہ مطبع نے ابھی تک ضمانت داخل نہیں کی۔ اس لئے کام بند ہے

شملہ ۲۶ جولائی۔ تپ دق کی تباہ کاری کے متعلق ایک غیر سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ہندوستان میں اس مرض سے مرنے والوں کی تعداد سالانہ ایک لاکھ پچاس ہزار اور ۶ لاکھ پچاس ہزار کے درمیان ہے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ ملک معظم پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزم نے پولیس میں جو بیان دیا تھا وہ یہ ہے "کاش میں اپنے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا۔ میں اگر چاہتا تو ملک معظم کو آسانی سے گولی کا نشانہ بنا سکتا تھا مگر میں نے صرف ریوالور پھینک دیا" گذشتہ ہفتہ ریمانڈ حاصل ہو جانے کے بعد ملزم نے یہ بیان دیا تھا۔ کہ میں ملک معظم کے سامنے اپنے آپ کو گولی کا نشانہ بنانا چاہتا تھا مگر میرا دل کانپ گیا۔

ٹوکیو ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے حکومت جاپان نے روس کو لکھا ہے۔ کہ روسی افواج کو مانچوکو کی سرحد سے تیس میل پیچھے ہٹا لیا جائے۔ ورنہ جاپان کو اس کے لئے لشکر کشی کرنی پڑے گی۔ روس نے اس دھمکی کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس الٹی میٹم کو منظور کر لیا ہے۔

ناگپور ۲۶ جولائی۔ ڈاکٹر مونجے کے ملٹری سکول کے متعلق اظہار خوشنودی کرتے ہوئے ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو نے ڈاکٹر صاحب کو لکھا ہے۔ بھونسلہ ملٹری سکول کے قیام کے متعلق آپ نے جو حالات مجھے بتائے ہیں۔ میں نے اسے دلچسپی سے سنا ہے۔ میں اس سکول کے لئے اڑھائی سو روپیہ بھیج رہا ہوں۔ اور اس کی ضرورت کو محسوس کرتا ہوا اس کی کامیابی کا خواہاں ہوں۔

پونا ۲۶ جولائی۔ اپریل ۱۹۳۶ء کے فسادات میں ایک مسلمان کے قتل کے الزام میں جن گیارہ ہندوؤں پر مقدمہ چل رہا تھا انہیں بری کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۲۶ جولائی روزنامہ "سٹار آف انڈیا" رقمطراز ہے کہ نیپال میں ۹۴ مسلمانوں کو سزائے قید دی گئی ہے۔ اور ان کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں جس کی وجہ سے وہ بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

حیدرآباد دکن ۲۶ جولائی آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر ۲۸ جولائی کو بمبئی تشریف لے جاتے ہوئے حیدرآباد دکن بھی ٹھہریں گے۔

قاہرہ ۲۶ جولائی۔ مصری ہوا بازوں کی کمپنی نے قاہرہ بغداد اور طہران کے مابین طیاروں سے آمد و رفت کا سلسلہ قائم کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ وزارت رسل و رسائل نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اور طیاروں کی آمد و رفت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔

لاہور ۲۶ جولائی پنجاب کے بعض مہا سبھائی ذہنیت رکھنے والے ہندو اور سکھ لیڈر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ پنجاب اور بنگال کے ہندو اور سکھ لیڈر متحدہ طور پر فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہنگامہ شروع کر دیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔

مدراس ۲۸ جولائی۔ توقع کی جاتی ہے کہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی مرکزی حکومت صوبجاتی حکومتوں کو اصلاح دیہات کے کام کے لئے مدد دے گی۔ اور حکومت مدراس کو گذشتہ سال سے دو لاکھ روپیہ زیادہ یعنی سولہ لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔

انقرہ ۲۶ جولائی۔ ترکی میں سب سے پہلی خاتون جسے سرکاری طور پر ترکی فوج میں فوجی افسر قرار دیا جائے گا۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی متبنیٰ لڑکی صبیحہ خانم ہیں وہ فوجی ہوا بازوں کے سکول میں داخل ہو گئی ہیں جہاں سے ٹریننگ حاصل کر چکنے کے بعد ترکیہ کی افواج پرواز کی افسر ہونگی۔

پانڈیچری ۲۶ جولائی فرانسیسی مزدوروں کی تقلید میں مقامی مزدوروں نے بھی ہڑتال شروع کر دی ہے۔ اس ہڑتال کا طریق یہ ہے کہ مزدور کارخانہ میں چلے جاتے ہیں مگر وہاں کام نہیں کرتے۔ کل ایک کارخانہ کے ڈیڑھ ہزار مزدور کام چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ اس کارخانہ میں باقی مزدوروں کو جو اجرت ملتی ہے اتنی انہیں بھی دی جائے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ ہسپانیہ کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ہسپانوی ساحل پر واقع شہروں اور قصبوں میں چار برطانوی تباہ کن جہاز برطانوی افراد کی حفاظت کرنے میں مصروف ہیں۔ میڈرڈ کی صورت حالات ابھی تک تشویشناک ہے برطانوی رعایا کے ایک سو افراد جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ سفارت خانے میں پناہ گزین ہیں۔ سفارت میں ان کی خوراک کے ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

لائل پور ۲۶ جولائی۔ میونسپل کمیٹی لائلپور میں مقامی سکولوں کے طلباء کی جسمانی صحت کے لئے انتظام کرنے اور انہیں مفت دودھ مہیا کرنے کی قرارداد پیش کرنے کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔

ایلور ۲۶ جولائی۔ گذشتہ تین روز میں مسلسل بارش کے باعث ایلور تعلقہ کے وسیع رقبہ جات زیر آب ہو گئے ہیں۔ ایک گاؤں میں ایک ہزار ایکڑ دھان تباہ ہو گیا اس کے علاوہ بھی کافی نقصان جائداد ہوا ہے

پٹنہ ۲۶ جولائی۔ یوپی کے بعد بہار میں سیلاب نے تباہی مچا رکھی ہے۔ دریائے گنڈک میں اچانک طغیانی آ جانے سے دریا کے بند کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کئی گاؤں زیر آب ہیں دیہاتی مکانوں کی چھتوں پر پناہ لے رہے ہیں۔

جے پور ۲۶ جولائی۔ مقامی سقوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ رقاصاؤں کے گھروں پر پانی نہ لے جائیں گے۔ کیونکہ جب وہ اپنی تقاریب پر ان کو رقص کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ تو وہ اس بنا پر انکار کر دیتی ہیں کہ سوسائٹی میں سقوں کو کوئی وقعت حاصل نہیں۔

مدراس ۲۶ جولائی۔ علاقہ اندھرا میں پراونشل یوتھ لیگ کی طرف سے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے مقاطعہ کی زبردست تحریک جاری کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سوشلسٹوں کو الٰہ آباد کانفرنس کی کارروائی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے نوجوانوں کے خلاف

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی